



دستور
جماعتِ اسلامی پاکستان

دفعہ---1 (نام)

حصہ اول

نام، نصب الحسن اور شرائط و فرائض رکنیت

اس جماعت کا نام ”جماعت اسلامی پاکستان“ اور اس دستور کا نام ”دستور جماعت اسلامی پاکستان“ ہو گا۔

دفعہ---2 (تاریخ نفاذ)

یہ دستور 1376ھ مطابق 2 ذی القعڈہ 1957ء سے نافذ العمل ہو گا۔

دفعہ---3 (عقیدہ)

جماعت اسلامی پاکستان کا بنیادی عقیدہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو گا۔ یعنی یہ کہ صرف اللہ ہی ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی اللہ نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح: اس عقیدے کے پہلے جزو یعنی اللہ کے واحد اللہ ہونے اور کسی دوسرے کے اللہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، سب کا خالق، پروردگار، مالک اور تنقیبی و تشریبی حاکم صرف اللہ ہے، ان میں سے کسی حیثیت میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

اس حقیقت کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ:

1- انسان اللہ کے سوا کسی کو کوئی وکار ساز، حاجت رو اور مشکل کشنا، فریادرس اور حامی و ناصر نہ سمجھے، کیونکہ کسی دوسرے کے پاس کوئی اقتدار ہی نہیں ہے۔

2- اللہ کے سوا کسی کو نفع و نقصان پہنچانے والا نہ سمجھے، کسی سے تقویٰ اور خوف نہ کرے، کسی پر توکل نہ کرے، کسی سے امیدیں والبستہ نہ کرے کیونکہ تمام اختیارات کا مالک وہی اکیلا ہے۔

3- اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگے، کسی کی پناہ نہ ڈھونڈے، کسی کو خدا تعالیٰ انتظالمات میں ایجاد خیل اور زور آور بھی نہ سمجھے کہ اس کی سفارش قضاۓ الہی کو ٹھال سکتی ہو، کیونکہ خدا کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں، خواہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء،

4۔ اللہ کے سو اکسی کے آگے سر نہ جھکائے، کسی کی پرستش نہ کرے، کسی کو نذر نہ دے اور کسی کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جو مشرکین اپنے مجبودوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں، کیونکہ تھنا ایک اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے۔

5۔ اللہ کے سو اکسی کو بادشاہ، مالک الملک اور مقتدر اعلیٰ تسلیم نہ کرے، کسی با اختیارِ خود حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز نہ سمجھے، کسی کو مستقل بالذات شارع اور قانون ساز نہ مانے اور ان تمام اطاعتیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے جو اللہ کی اطاعت کے تحت اور اس کے قانون کی پابندی میں نہ ہو، کیونکہ اپنے ملک کا ایک ہی جائز مالک اور اپنی خلق کا ایک ہی جائز حاکم اللہ ہے۔ اس کے سو اکسی کو مالکیت اور حاکمیت کا حق نہیں پہنچتا۔ نیز اس عقیدے کو قبول کرنے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ:

6۔ انسان اپنی آزادی و خود مختاری سے دست بردار ہو جائے، اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی چھوڑ دے اور اللہ کا بندہ بن کر رہے جس کو اس نے اللہ تسلیم کیا ہے۔

7۔ اپنے آپ کو کسی چیز کا مالک مختار نہ سمجھے، بلکہ ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان، اپنے اعضاء اور اپنی ذہنی و جسمانی قوتوں کو بھی اللہ کی ملک اور اس کی طرف سے امانت سمجھے۔

8۔ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے ذمہ دار اور جواب دہ سمجھے اور اپنی قوتوں کے استعمال اور اپنے بر تاؤ اور تصرفات میں ہمیشہ اس حقیقت کو ملحوظ رکھے کہ اسے قیامت کے روز اللہ کو ان سب چیزوں کا حساب دینا ہے۔

9۔ اپنی پسند کا معیار اللہ کی پسند کو اور اپنی ناپسند یہ گی کا معیار اللہ کی ناپسند یہ گی کو بنائے۔

10۔ اللہ کی رضا اور اس کے قرب کو اپنی تمام سعی و جهد کا مقصود اور اپنی پوری زندگی کا محور ٹھہرائے۔

11۔ اپنے لیے اخلاق میں، بر تاؤ میں، معاشرت اور تدبیان میں، معدیشت اور سیاست میں، غرض زندگی کے ہر معاملے میں صرف اللہ کی بدایت تسلیم کرے اور ہر اس طریقے اور ضابطے کو رد کر دے جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہو۔

12۔ اس عقیدے کے دوسرے جز یعنی محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سلطانِ کائنات کی طرف سے روئے زمین پر بننے والے انسانوں کو جس آخری نبی کے ذریعہ سے مستند بدایت نامہ اور ضابطہ قانون بھیجا گیا اور جس کو اس ضابطے کے مطابق کام کر کے ایک مکمل نمونہ قائم کر دینے پر مامور کیا گیا، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس امر واقعی کو جانے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ:

1۔ انسان ہر اس تعلیم اور ہر اس بدایت کو بے چون و چرا قبول کرے جو محمد سے ثابت ہو۔

2۔ اس کو کسی حکم کی تعلیل پر آمادہ کرنے کے لیے اور کسی طریقہ کی پیروی سے روک دینے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہو کہ اس چیز کا حکم یا اس چیز کی ممانعت رسول خدا سے ثابت ہے۔

اس کے سو اکسی دوسری دلیل پر اس کی اطاعت موقوف نہ ہو۔

3۔ رسول خدا کے سو اکسی کی مستقل بالذات پیشوائی اور ہنمائی تسلیم نہ کرے۔ دوسرے انسانوں کی پیروی کتاب اللہ اور سنت رسول کے تحت ہو، نہ کہ ان سے آزاد۔

4۔ اپنی زندگی کے ہر معاملے میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو جنت اور سند اور مر جمع فرازدے، جو حیال یا عقیدہ یا طریقہ کتاب و سنت کے مطابق ہوا سے اختیار کرے۔

5۔ تمام عصبتیں اپنے دل سے نکال دے خواہ وہ شخصی ہوں یا خاندانی، یا قبائلی و نسلی، یا قومی و ملینی، فرقی و گروہی۔ کسی کی محبت یا عقیدت میں ایسا گرفتار نہ ہو کہ رسول خدا کے لائے ہوئے حق کی محبت و عقیدت پر وہ غالب آجائے یا اس کی بد مقابل بن جائے۔

6۔ رسول خدا کے سو اکسی انسان کو معیار حق نہ بنائے، کسی کو تلقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں بٹلانہ ہو، ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچ اور پر کھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درج میں ہو، اس کو اسی درجے میں رکھے۔

7۔ محمد ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے کسی دوسرے انسان کا یہ منصب تسلیم نہ کرے کہ اس کو مانے یا نہ مانے پر آدمی کے کفر و ایمان کا فیصلہ ہو۔

دفعہ 4 (نصب العین)

جماعتِ اسلامی پاکستان کا نصب العین اور اس کی تمام سعی و جهد کا مقصود عملًا اقامتِ دین (حکومتِ الہیہ یا اسلامی نظام زندگی کا قیام) اور حقیقتارضائے الہی اور فلاج اخروی کا حصول ہو گا۔

تخریج: ”الدین“، حکومتِ الہیہ اور اسلامی نظام زندگی۔ تینوں اس جماعت کی اصطلاح میں ہم معنی الفاظ ہیں۔ قرآن مجید نے اپنے جس مفہوم کو بیان کرنے کے لیے ”اقامتِ دین“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں اسی مفہوم کو یہ جماعت اپنی زبان میں ”حکومتِ الہیہ“ یا اسلامی نظام زندگی کے قیام سے ادا کرتی ہے۔ ان تینوں کا مطلب اس کے نزدیک ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ انسانی زندگی کے جس دائرے میں انسان کو اختیار حاصل ہے اس میں وہ برضا و رغبت اسی طرح اللہ کی تشریعی حکومت تسلیم کرے جس طرح دائرہ جبر میں کائنات کا ذرہ ذرہ چاروں ناچار اس کی تکونی حکومت تسلیم کر رہا ہے۔ اللہ کی اس تشریعی حکومت کے آگے سرجھ کانے سے جو طریقہ زندگی رونما ہوتا ہے وہی ”الدین“ ہے، وہی ”حکومتِ الہیہ“ ہے اور وہی ”اسلامی نظام زندگی“ ہے۔

اقامتِ دین سے مقصود دین کے کسی خاص حصے کی اقامت نہیں بلکہ پورے دین کی اقامت ہے خواہ اس کا تعلق افرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے، نماز، روزہ اور حج زکوٰۃ سے ہو یا معاشرت و معاشرت اور تمدن و سیاست سے۔ اسلام کا کوئی حصہ بھی غیر ضروری نہیں ہے۔

پورے کا پورا اسلام ضروری ہے۔ ایک مومن کا کام یہ ہے کہ اس پورے اسلام کو کسی تجزیہ و تقسیم کے بغیر قائم کرنے کی جدوجہد کرے۔ اس کے جس حصے کا تعلق افراد کی اپنی ذات سے ہے، ہر مومن کو اسے بطور خود اپنی زندگی میں قائم کرنا چاہیے اور جس حصے کا قیام اجتماعی جدوجہد کے بغیر نہیں ہو سکتا، اہل ایمان کو مل کر اس کے لیے جماعتی نظم اور سعی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اگرچہ مومن کا اصل مقصد رضائے الہی کا حصول اور آخرت کی فلاج ہے، مگر اس مقصد کا حصول اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ دنیا میں خدا کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لیے مومن کا عملی نصب العین اقامتِ دین اور حقیقی نصب العین وہ رضائے الہی ہے جو اقامتِ دین کی سعی کے حاصل ہوگی۔ نتیجے میں

دفعہ---5 (طریق کار)

جماعت کا مستقل طریق کار یہ ہو گا کہ:

- 1- وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے یا کوئی قدم اٹھانے سے پہلے یہ دیکھنے گی کہ خدا اور رسول کی پدایت کیا ہے۔ دوسری ساری باتوں کو ثانوی حیثیت سے صرف اس حد تک پیش نظر رکھے گی جہاں تک اسلام میں اس کی گنجائش ہو گی۔
- 2- اپنے مقصد اور نصب الحین کے حصول کے لیے جماعت کبھی ایسے ذرائع اور طریقوں کو استعمال نہیں کرے گی جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فساد فی الارض رونما ہو۔
- 3- جماعت اپنے پیشی نظر اصلاح اور انقلاب کے لیے جہوری اور آئینی طریقوں سے کام کرے گی۔ یعنی یہ کہ تبلیغ و تلقین اور اشاعت افکار کے ذریعہ سے ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کی جائے اور رائے عامہ کو ان تغیرات کے لیے ہمار کیا جائے جو جماعت کے پیش نظر ہیں۔
- 4- جماعت اپنے نصب الحین کے حصول کی جدوجہد خفیہ تحریکوں کے طرز پر نہیں کرے گی بلکہ کھلم کھلا اور علانیہ کرے گی۔

دفعہ۔۔۔ 6 (شرائط رکنیت)

ہر عاقل و بالغ شخص (خواہ وہ عورت ہو یا مرد اور خواہ وہ کسی ذات، برادری یا نسل سے تعلق رکھتا ہو) اس جماعت کا رکن بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ:

- 1۔ جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔
- 2۔ جماعت کے نصب العین کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔
- 3۔ اس دستور کا مطالعہ کرنے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس کے مطابق جماعت کے نظم کی پابندی کرے گا۔
- 4۔ فرانچ شرعی کا پابند ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔
- 5۔ کوئی ایسا ذریعہ معاش نہ رکھتا ہو جو معصیتِ فاحشہ کی تعریف میں آتا ہو مثلاً سود، شراب، زنا، رقص و سرود، شہادتِ زور، رشوت، خیانت، قمار وغیرہ
- 6۔ اگر اس کے قبضے میں ایسا مال (یا جائیداد) ہو جو حرام طریقے سے آیا ہو، یا جس میں حق داروں کے تلف کردہ حقوق شامل ہوں، تو اس سے دست بردار ہو جائے اور اہل حقوق کو ان کے حق پہنچا دے۔
بشریت: یہ عمل صرف اس صورت میں کرنا ہو گا جب کہ حق دار بھی معلوم ہوں اور وہ مال بھی معلوم و متعین ہو جس میں ان کا حق تلف ہوا ہے۔
بصورتِ دیگر توبہ اور آئندہ کے لیے طرزِ عمل کی اصلاح کافی ہو گی۔
- 7۔ کسی ایسی جماعت یا دارے سے تعلق نہ رکھتا ہو جس کے اصول اور مقاصد جماعت اسلامی کے عقیدہ، نصب العین اور طریقہ کار کے خلاف ہوں۔
نظم جماعت اس کے بارے میں مطمئن ہو جائے کہ وہ جماعت کی رکنیت کا اہل ہے۔

دفعہ---7 (طريق داخلہ)

ذکورہ بالاشر اٹا کے مطابق جماعت میں داغہ کا طریقہ یہ ہو گا کہ امیدوار رکنیت، امیر جماعت یا اس کے مقرر کیے ہوئے کسی مجاز شخص کے سامنے اس بات کا اقرار کرے کہ:

اولاً، اس نے جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریع کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور سمجھنے کے بعد اب پورے احساسِ ذمہ داری کے ساتھ شہادت دیتا ہے کہ اللہ وحده لا شریک کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور محمد ﷺ کے رسول ہیں۔

ثانیاً، اس نے جماعت کے نصبِ اعلیٰ کو اس کی تشریع کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ اسے سمجھنے کے بعد اقرار کرتا ہے کہ دنیا میں اللہ کے دین کو قائم کرنا، اس کی زندگی کا نصبِ اعلیٰ ہے اور اسی نصبِ اعلیٰ کے حصول کی سعی کے لیے وہ خالصتاں اللہ جماعتِ اسلامی میں داخل ہو رہا ہے۔ اور اس کام میں اس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاحِ اخروی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

ثالثاً، اس نے دستورِ جماعت کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ عہد کرتا ہے کہ اس دستور کے مطابق وہ نظامِ جماعت کا پوری طرح پابند رہے گا۔

دفعہ---8 (فرائضِ رکنیت)

داخلہ جماعت کے بعد جو تغیرات ہر کن کو بتدربن لپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں:

1- دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقفیت ہو جائے۔

2- تمام معاملات میں اپنے نقطہ نظر، خیال اور عمل کو کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اپنی زندگی کے مقصد، اپنی پسند اور قدر کے معیار اور اپنی وفاداریوں کے محور کو تبدیل کر کے رضاۓ الہی کے موافق بنانا اور اپنی خود سری اور نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امر رب بن جانا۔

3- ان تمام رسومِ جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہوں اور اپنے ظاہر و باطن کو احکامِ شریعت کے مطابق بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا۔

4- ان تعصبات اور دلچسپیوں سے اپنے قلب کو، اور ان مشاغل اور بھگڑوں اور بکشوں سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جن کی بنا نفاسیت یاد نہیں پرستی پر ہو اور جن کی کوئی اور اہمیت دین میں نہ ہو۔

5- فساق و فیبار اور خدا سے غافل لوگوں سے موالات اور مودت کے تعلقات منقطع کرنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا۔

6- اپنے معاملات کو راستی، عدل، خداتری اور بے لارگ حق پرستی پر قائم کرنا۔

لپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو اقامتِ دین کے نصبِ اعلیٰ پر مرکوز کر دینا اور اپنی زندگی کی حقیقی ضرورتوں کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جان جو اس نصبِ اعلیٰ کی طرف نہ لے جاتی ہوں۔

تشریح: ضروری نہیں کہ یہ تغیرات تمام اشخاص میں کمال درجے پر ہوں، مگر ہر شخص کو اس باب میں اپنی تکمیل کی کوشش کرنی ہو گی کیونکہ انہی تغیرات کے اعتبار سے ناقص یا کامل ہونے پر "جماعتِ اسلامی" میں ہر آدمی کے مرتبے کا تعین ہو گا۔

دفعہ ۔۔۔ 9

ہر کو جماعت کے لیے لازم ہو گا کہ اپنے حلقہ تعارف میں اور جہاں تک وہ پہنچ سکے بندگاں خدا کے سامنے بالعوم جماعت کے عقیدے اور نصب العین (جس کی تشریح دفعہ ۳، ۲ میں کی گئی ہے) کو پیش کرے، جو لوگ اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کر لیں انہیں اقامتِ دین کے لیے منظم جدوجہد کرنے پر آمادہ کرے اور جو لوگ جدو جہد کرنے کے لیے تیار ہوں، انہیں جماعتِ اسلامی کے نظام میں شامل ہونے کی دعوت دے۔

تشریح: اگر کوئی شخص جماعتِ اسلامی کے نصب العین، طریق کار، پروگرام اور نظام جماعت سے اتفاق کا ظہار کرنے کے باوجود کسی وجہ سے رکنیت کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو تو اس کو جماعت کے حلقہ متنقین میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے تاکہ جس حد تک بھی اس کے لیے ممکن ہو جماعت کے ساتھ تعاون کرے۔ وہ اقامتِ دین کی سمعی میں

دفعہ ۔۔۔ 10 (رکنِ خواتین کے فرائض)

جو عورتیں جماعتِ اسلامی میں داخل ہوں، ان پر اپنے دائرہ عمل میں دفعہ 9,8 کے تمام اجزاء کا اطلاق ہو گا، نیز رکنِ جماعت ہونے کی حیثیت سے ایک عورت کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

1۔ اپنے خاندان اور اپنے حلقہ تعارف میں جماعت کے عقیدہ و نصب العین کی دعوت پہنچائے۔

2۔ اپنے شوہر، والدین، بھائی، بہنوں اور خاندان کے دوسرے افراد کو بھی اس کی تبلیغ کرے۔

3۔ اپنے بچوں کے دلوں میں نورِ ایمان پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

اگر اس کا شوہر یا بیٹی یا باپ اور بھائی جماعت میں داخل ہوں تو اپنی صابرانہ رفاقت سے ان کی ہمت افزائی کرے اور جماعت کے نصب العین کی خدمت میں حتی الامکان ان کا ہاتھ بٹائے اور نزولِ مصائب کی صورت میں صبر و ثبات سے کام لے۔

مبتلا ہوں، حرام کرتے ہوں یا معاصری کا ارتکاب کرتے ہوں تو صبر کے ساتھ ان کی۔ اگر اس کا شوہر یا اس کے سرپرست جاہلیت میں 5 کی حرام کمائی اور ان کی خلافات سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور ان کے ایسے احکام ماننے سے انکار اصلاح کے لیے سائی رہے، ان کر دے جو معصیت خدا اور رسول کے مترادف ہوں۔

دفعہ---11 (نظام جماعت کی نوعیت اور اس کے چلانے والوں کے اوصاف)

حصہ دوم

نظام جماعت کی نوعیت اور اس کے چلانے والوں کے اوصاف

جماعتِ اسلامی پاکستان کا نظام شورائی ہو گا اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی اور مختلف علاقوائی نظاموں پر مشتمل ہو گا۔

تشریح: نظام کے شورائی ہونے کا مطلب یہ ہے اس جماعت میں امیر اور اہل شوریٰ کا عزل و نصب ارکانِ جماعت کی رائے سے ہو گا اور جماعت کے سارے کام اسلامی احکام کے مطابق مشورے سے چلانے جائیں گے۔

دفعہ---12 (جماعت فرقہ مراتب کا معیار)

اس جماعت میں آدمی کے درجہ و مرتبہ کا تعین اس کے حسب و نسب اور علمی اسناد اور مادی حالات کے لحاظ سے نہ ہو گا بلکہ اس تعلق کے لحاظ سے ہو گا جو وہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کے ساتھ رکھتا ہو اور جماعت کو اس کے اس تعلق کا ثبوت اس کی ان نفسی، جسمانی اور مادی قربانیوں سے ملے گا جو وہ اللہ کے دین کی راہ میں کرے گا۔

تشریح: اس دفعہ کا مقصود ارکانِ جماعت کے سامنے وہ اصولی معیار پیش کرنا ہے جس کے لحاظ سے وہ اپنی جماعت کے کارکنوں کو جا چکیں اور پرکھیں اور یہ رائے قائم کریں کہ اس جماعت کے نظام میں کس قسم کے لوگوں کو آگے اور کس قسم کے لوگوں کو پیچھے رہنا چاہیے۔ جہاں تک رکنیت کے حقوق کا تعلق ہے، اس میں تمام ارکانِ جماعت مساوی ہیں، لیکن جہاں تک اخلاقی فضل و شرف کا اور نظام جماعت میں رہنمائی و پیش روی اور ذمہ دارانہ مناصب کے استحقاق کا تعلق ہے، اس کا فیصلہ کسی کی خاندانی و جاہمت، یا شہرت و ناموری، یا دولت و ثروت، یا علمی اسناد کی بنیاد پر نہ ہو گا بلکہ اس بنیاد پر ہو گا کہ کون اللہ اور رسول کے احکام کا زیادہ پایہ بند ہے، دین کے فہم اور اس کے مطابق عمل میں زیادہ بڑھا ہوا ہے، تحریکِ اسلامی کے کام کو چلانے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے اور اس جماعت کے نصب العین کی خاطر وقت، محنت، ذہانت اور مال کی بے دریغ قربانی کرنے والا ہے۔

نہ کے مطابق اپنی تکمیل کی کوئی خاص کوشش کریں، 8 کے مطابق رکنیت کی لازمی شرطیں پوری کر دیں، مگر نہ تدفعہ 6 جلوگ دفعہ جماعت کے کاموں میں کسی خاص سرگرمی کا اظہار کریں اور نہ اپنی حیثیت کے مطابق مال، وقت اور قوت اس نصب العین کی راہ میں صرف کریں جس کے لیے یہ جماعت جدوجہد کر رہی ہے، وہ رکنِ جماعت تو رہ سکتے ہیں مگر اس کے اہل نہیں ہو سکتے کہ اس جماعت کے نظام میں ان ایسے کسی شخص کو اگر اس کی دوسری حیثیات کا لحاظ کر کے یہ مرتبہ دیا کو پیش روی کا مقام دیا جائے یا ذمہ داری کے مناصب سونپے جائیں۔ جائے گا تو وہ اس دستور کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔

دفعہ---13 (امارے جماعت کے اوصاف)

امیر (خواہ وہ مرکزی ہو یا ماخت) کے انتخاب و تقرر میں حسب ذیل اوصاف کو مد نظر رکھا جائے:

1- یہ کہ نہ وہ امارت کا خود امیدوار ہو اور نہ اس سے کوئی ایسی بات ظہور میں آئی ہو جو یہ پتہ دیتی ہو کہ وہ امارت کا خود خواہ شمند یا اس کے لیے کوشش ہے۔

2- یہ کہ ارکان جماعت اس کے تقویٰ، علم کتاب و سنت، امانت و دیانت، دینی بصیرت، تحریکِ اسلامی کے فہم، اصابتِ رائے، تدریب، قوتِ فیصلہ، راہِ خدمائیں ثبات و استقامت اور نظم جماعت کو چلانے کی الہیت پر اعتماد رکھتے ہوں۔

3- یہ کہ صوبہ و حلقہ کی امارت کی صورت میں کم از کم دو سال سے اور علاقائی یا ضلعی امارت کی صورت میں کم از کم ایک سال سے جماعت کا رکن ہو، الایہ کہ امیر جماعت اس کو اس شرط سے مستثنیٰ کرنے کی ضرورت سمجھے۔

دفعہ---14 مجالس شوریٰ کے ارکان کے اوصاف

مجلس شوریٰ (خواہ وہ مرکزی ہو یا ماخت) کی رکنیت کے لیے کسی شخص کے انتخاب میں حسب ذیل اوصاف کو مد نظر رکھا جائے گا۔

1- یہ کہ نہ وہ مجلس کی رکنیت کا خود امیدوار ہو اور نہ اس سے کوئی ایسی بات ظہور میں آئی ہو جو یہ پتہ دیتی ہو کہ وہ رکنیت کا خواہ شمند یا اس کے لیے کوشش ہے۔

2- یہ کہ وہ علم و تقویٰ، امانت و دیانت، فہم و بصیرت، خدا کی راہ میں ثبات و استقامت اور دعوت کے سلسلے میں خدمات کے لحاظ سے قابل اعتماد اور عام ارکان سے ممتاز ہو۔

دفعہ---15 مرکزی نظام کے اجزاء ترکیبی

﴿حصہ سوم﴾

مرکزی نظام۔

اجماعِ ارکان، امیر جماعت، مرکزی مجلس شوریٰ
مجلس عاملہ، قیم جماعت، ناظمین مرکزی شعبہ چات

جماعتِ اسلامی پاکستان کا مرکزی نظام حسب ذیل اجزاء مشتمل ہو گا:

1- جماعتِ اسلامی پاکستان کے ارکان کا اجتماعِ عام۔ دفعہ 16۔

2- امیر جماعت (دفعہ 17) اور اس کے مقرر کردہ نائب امیر (اگر کوئی ہوں) (دفعہ 19) (ج)

3- مرکزی مجلس شوریٰ (دفعہ 12)

4- مرکزی مجلس عاملہ (دفعہ 19) (4)، (34)

5- قیم جماعت (دفعہ 35)

6- مرکزی شعبوں کے ناظمین (دفعہ 19) (4)، (ج)، (37)

دفعہ---16 ارکان کا اجتماعِ عام

1- ارکان کا اجتماعِ عام

1- جماعتِ اسلامی پاکستان کے تمام امور میں آخری اختیارات اس کے ارکان کے اجتماعِ عام کو حاصل ہوں گے۔
طریق انعقاد اور حیثیت:

2- جماعت کے ارکان کا اجتماعِ عام جماعت کی ضروریات کے پیش نظر مرکزی مجلس شوریٰ یا امیر جماعت جب ضرورت سمجھیں طلب کر سکتے ہیں اور اگر جماعت کے دو یا اندھے صوبوں یا تنظیمی حلقوں میں سے پانچ یا زائد حلقوں کی مجالس شوریٰ باقاعدہ قرارداد پاس کر کے اس کا مطالبہ کریں، تو ضروری ہو گا کہ ایک معقول مدت کے اندر اجتماع منعقد کیا جائے۔

3- اجتماعِ عام کی تعریف میں ایسا اجتماع بھی آسکتا ہے جس میں تمام ارکان کو شریک ہونے کی دعوت نہ دی جائے بلکہ مرکزی مجلس شوریٰ کی تجویز کے مطابق ہر تنظیمی صوبے، حلقة یا اصلع سے ارکان جماعت کے منتخب کردہ مندوہین طلب کیے جائیں۔

2- امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

- 1- جماعتِ اسلامی پاکستان کا ایک امیر ہو گا، جس کی حیثیت "امیر المومنین" (باصطلاح معروف) کی نہ ہو گی بلکہ صرف اس جماعت کے امیر کی ہو گی۔ جماعت کے ارکان اس کی اطاعت فی المعرف کے پابند ہوں گے۔
 - 2- جماعت کی دعوت اپنے عقیدہ اور نصب العین کی طرف ہو گی، نہ کہ اپنے امیر کی شخصیت اور امارت کی طرف۔
 - 3- امیر جماعت کا تقرر ارکانِ جماعت بلا واسطہ انتخاب کے ذریعے سے کریں گے اور اس انتخاب میں آراء کی مجرداً اکثریت فیصلہ کن ہو گی۔
 - 3- الف۔ امیر جماعت کی مدتِ امارت ختم ہونے سے کم از کم تین مہینے پہلے مجلس شوریٰ انتخاب امارت کا انتظام کرنے کے لئے ایک ناظم انتخاب مقرر کرے گی اور اس انتخاب کے لیے ضروری قواعد بنائے گی۔
 - 4- امیر جماعت کا انتخاب یک وقت پانچ سال کے لیے ہو گا اور ارکانِ جماعت چاہیں تو ایک ہی شخص کو بار بار منتخب کر سکیں گے۔
 - 5- ضروری ہو گا کہ ایک امیر کی مدت ختم ہونے سے پہلے امارت کا نیا انتخاب ہو جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو نئے امیر کے منتخب ہو کر اس ذمہ داری کو سنبھالنے تک پہلا امیر اس منصب پر فائز رہے گا۔ مگر یہ مدت تین ماہ سے زیادہ دراز نہ ہو سکے گی۔
 - 6- اگر کسی وقت امارت کا منصب امیر کے استغفاری، معزولی یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے اور ارکانِ جماعت سے نئے امیر کا فوری انتخاب کروانا ممکن نہ ہو تو جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ عارضی طور پر ایک امیر کا انتخاب کرے گی۔ اس انتخاب میں ارکانِ شوریٰ کی مجرداً اکثریت فیصلہ کن ہو گی۔ یہ عارضی انتظام زیادہ سے زیادہ چھ مہینے کے لیے ہو گا اور اس مدت کے گزرنے سے پہلے ضروری ہو گا کہ ارکانِ جماعت سے نئے امیر کا انتخاب کرالیا جائے۔
- اگر کسی وقت امیر جماعت کے لیے عارضی طور پر اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا ناجائز ہو جائے تو وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کر دے گا۔ مگر اس تقرر کی میعاد ایک سال سے زائد نہ ہو گی اور چھ ماہ سے زائد ہونے کی صورت میں اس کے لیے مرکزی مجلس شوریٰ کی توثیق ضروری ہو گی۔

(دفعہ---18 (حلف

امارت کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر جماعت کے لیے (خواہ وہ عارضی ہو یا مستقل یا قائم مقام) وہ حلفِ امارت اٹھانا لازم ہو گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کیا گیا ہے۔ یہ حلف حسب موقع امیر جماعت، ارکان کے اجتماعِ عام، مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس یا کسی مقامی اجتماع ارکان کے سامنے اٹھایا جاسکے گا۔

دفعہ۔۔۔ 19 (امیر جماعت کے فرائض اور اختیارات)

1۔ لفظ جماعت اور تحریک کو چلانے کی آخری ذمہ داری امیر جماعت پر ہو گی اور وہ مجلس شوریٰ اور ارکانِ جماعت کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

2۔ جماعت کی پالیسی کی تشکیل اور اہم مسائل کے فیصلے امیر جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

3۔ امیر جماعت کا فرض ہو گا کہ:

(الف) خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت اور وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔

(ب) جماعت کے مقصد اور نصب الحین کی دل و جان سے خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھے۔

(ج) اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اس کے کام کی ذمہ داریوں کو ترجیح دے۔

(د) ارکانِ جماعت کے درمیان ہمیشہ عدل اور دیانت سے حکم کرے گا۔

(ه) جو ماتینیں جماعت کی طرف سے اس کے سپرد کی جائیں ان کی پوری حفاظت کرے۔

(و) اس دستور کا خود پابند رہے اور اس کے مطابق لفظ جماعت کو قائم کرنے کی پوری کوشش کرے۔

4۔ امیر جماعت کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے:

(الف) مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے اپنی مجلس عاملہ نامزد کرنا۔

(ب) اہم معاملات میں اگر کوئی فوری قدم اٹھانے کی ضرورت ہو اور مجلس عاملہ یا مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کرنے کا امکان نہ ہو تو مجلس عاملہ یا مجلس

شوریٰ کے جن ارکان سے بھی بروقت مشورہ لیا جاسکتا ہو، ان کے مشورے سے قدم اٹھانے کا اختیار۔

(ج) مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے یا مجلس کے مشورے سے نائب امراء مقرر کرنے کا اختیار۔

(د) جماعت کے جملہ انتظامی معاملات کی انجام دہی، نیز جماعت کے مفاد میں مجلس شوریٰ کی عائد کرده پابندیوں (اگر کوئی ہوں) کے تحت جماعت کی املاک میں تصرف کرنا۔

(ه) جماعت میں ارکان کا داخلہ (دفعہ 7) اور اسے ان کی علیحدگی (دفعہ 90)

(و) کسی ماتحت جماعت کو معطل کرنا یا لاؤڑ دینا۔ (دفعہ 91)

(ز) ماتحت امراء کا تقریر اور ان کی معزولی (دفعہ 40,44,54,68,84)

(ح) قیم جماعت اور مرکزی شعبوں کے عملہ کا تقریر اور برخاشتمانی (دفعہ 37,36,35)

(ط) جماعت کے بیت المال سے جماعت کے کاموں پر خرچ کرنا (دفعہ 96)

(ی) مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو مجلس کے اجلاس میں شریک کرنا (دفعہ 27)

(ل) مجلس شوریٰ کے اجلاس میں غیر ارکانِ شوریٰ کی سامع یا کسی دوسری حیثیت سے شرکت پر پابندی عائد کرنا۔ (دفعہ 26,27)

(م) ارکانِ جماعت کا اجتماعی عام طلب کرنا (دفعہ 16)

جماعتی فیصلوں کی تفہیض اپنی صوابید کے مطابق کرنا ان (

(س) اپنے اختیارات کا کوئی حصہ کسی کو تفویض کرنا۔

دفعہ 20---(ترکیب)

3- مرکزی مجلس شوریٰ

امیر جماعت کی امداد اور مشورے کے لیے ایک مجلس شوریٰ ہوگی جس کی تشکیل دفعہ 12 کے مطابق کی جائے گی اور اس مجلس کا نام، مرکزی مجلس شوریٰ یا "مجلس شوریٰ جماعت اسلام پاکستان" ہو گا۔

دفعہ 20 الف (نظم انتخاب کا تقریر)

مجلس شوریٰ کی میعاد ختم ہونے سے کم از کم تین مہینے پہلے امیر جماعت ایک ناظم انتخاب مقرر کرے گا اور اسے نئی مجلس کا انتخاب کرنے کے لیے ضروری اختیارات تفویض کرے گا۔

دفعہ 12 (تشکیل)

1) (مجلس شوریٰ کے منتخب ارکان کی تعداد کم از کم پچاس ہوگی جن کا انتخاب ارکان جماعت اپنے برادر است ووٹوں سے کریں گے۔ ہر انتخاب سے پہلے امیر جماعت یا اس کا مقرر کردہ ناظم اس تعداد کو تطبیقی صوبوں کے ارکان کے تناسب کے لحاظ سے تقسیم کر کے مناسب حلقاتہ ہائے انتخاب مقرر کر دے گا مگر کوئی صوبہ کم از کم ایک نشست سے محروم نہیں رہے گا۔

2) امیر جماعت اس مجلس کا صدر ہو گا اور تقسیم آراء کے موقع پر آراء کے مساوی ہونے کی صورت میں اسے ترجیحی رائے Casting دینے کا حق ہو گا۔

2 الف۔ قیم جماعت بر بنائے عہدہ مجلس کارکن اور معتمد ہو گا۔

2 ب۔ نائب امراء (اگر کوئی ہوں) بر بنائے عہدہ مجلس کے رکن ہوں گے۔

2 ج۔ امراء صوبہ بر بنائے عہدہ مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

3۔ اگر مرکزی مجلس شوریٰ کی کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس کو تین ماہ کے اندر پُر کرنا ضروری ہو گا۔

4۔ مرکزی شعبوں کے ناظمین مجلس شوریٰ کے اجلاؤں میں شریک ہو سکیں گے اور بحث میں حصہ لینے کے مجاز ہوں گے مگر ووٹ دینے کے مجاز نہ ہوں گے الایہ کہ مجلس شوریٰ کے منتخب شدہ رکن ہوں۔

5۔ مرکزی عملی کے ارکان مرکزی مجلس شوریٰ کے انتخاب کے لیے اس انتخابی حلقة کے ووٹروں میں شامل ہوں گے جس کے حدود میں وہ رہتے ہوں مگر مرکزی شعبوں کے ناظمین صرف ووٹ دینے کے مجاز ہوں گے، ان کو مجلس شوریٰ کا رکن منتخب نہ کیا جاسکے گا۔

دفعہ 22 (افتتاحی خطاب)

مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب کامل ہو جانے کے بعد دو ماہ کے اندر امیر جماعت اس مجلس کا افتتاحی اجلاس طلب کرے گا جس میں تمام ارکان مجلس فرد افراد امیر جماعت کے روپ و رکنیت شوریٰ کا حلف اٹھائیں گے جو اس دستور کے ضمیمہ ۲ میں درج ہے۔ اس کے بعد امیر جماعت انہیں ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے نیز جماعت کے موجوداً وقت حالات سے آگاہ کرے گا۔

دفعہ 23 (میعاد)

- 1۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب تین سال کے لیے ہو گا، لیکن اگر اس میعاد کے دوران میں جماعت کے حالات میں کسی تغیری یا کسی اور معقول وجہ سے امیر جماعت مجلس شوریٰ کے نئے انتخاب کی ضرورت محسوس کرے تو وہ مجلس شوریٰ کے مشورے سے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔
- 2۔ اگر کبھی غیر معمولی حالات کی وجہ سے نئی مجلس شوریٰ کا بروقت انتخاب مشکل ہو جائے تو امیر جماعت کو اختیار ہو گا کہ جماعت کے تنظیمی صوبوں، حلقوں اور اضلاع کے امر (جو بھی موجود ہوں) کے مشورے سے موجوداً وقت مجلس شوریٰ کی میعاد میں ایک سال تک اضافہ کر دے۔

دفعہ 24 (معمولی اجلاس)

- 1۔ مرکزی مجلس شوریٰ کا سال میں معمولاً ایک اجلاس ہو گا جو عام حالات میں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں ہو گا۔ اس میں جماعت کے کام کی رپورٹ، میزانیہ اور مرکزی بیت المال کے ایک سال قبل کے حسابات کی آٹوٹ رپورٹ پیش ہوگی۔ جماعت کے سال بھر کے کام کا جائزہ لیا جائے گا اور آئندہ سال کے لیے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ مجلس شوریٰ کے اجلاس کو مجلس کا معمولی اجلاس کہا جائے گا۔
- 2۔ پندرہ ماہ سے زیادہ کا وقٹہ نہیں ہو گا۔

دفعہ---25 (غیر معمولی اجلاس)

- 1- مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس امیر جماعت ہر وقت طلب کر سکے گا۔
- 2- مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں لازماً طلب کیا جائے گا۔
- (الف) جبکہ اس مجلس کے کم از کم ایک چوتھائی ارکان اس کے انعقاد کا امیر جماعت سے تحریری مطالبہ کریں۔
- (ب) جبکہ امیر جماعت کا منصب خالی ہو جائے اور کوئی نائب، قائم مقام یا عارضی امیر موجود نہ ہو..... اس صورت میں جماعت کا مرکزی شعبہ تنظیم اس کو طلب کرنے کا مجاز ہو گا۔

دفعہ---26 (اجلاس میں عام ارکان جماعت کی بطور سامعین شرکت)

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں عام ارکان جماعت سامع کی حیثیت سے حاضر ہو سکیں گے البتہ کسی خاص اجلاس یا اس کے کسی حصہ کے لیے امیر جماعت مصالح جماعت کی خاطر اس اجازت کو منسون ہر سکے گا۔

دفعہ---27 (اجلاس میں غیر ارکان شوریٰ کی شرکت)

اگر امیر جماعت کسی خاص مسئلے کے متعلق اس کی ضرورت محسوس کرے کہ اس میں مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو بھی شریک مشورہ کیا جائے تو وہ اس شخص یا اشخاص کو بھی شریک اجلاس کر سکتا ہے لیکن مسئلے کا فیصلہ صرف ارکان مجلس ہی کی رائے سے ہو گا۔

دفعہ---28 (حاضری کا نصاب)

مرکزی مجلس شوریٰ کا نصاب اس کے ارکان کی ایک تہائی تعداد پر مشتمل ہو گا... لیکن اگر کوئی اجلاس نصاب پورانہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہو گا۔

دفعہ---29 (مجلس شوریٰ میں فیصلے کا طریقہ)

- 1- مجلس شوریٰ کی کارروائیوں میں بالعموم اتفاق رائے سے فیصلے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اختلاف کی صورت میں مجلس شوریٰ کے ارکان کی اکثریت کا فیصلہ مجلس شوریٰ کا فیصلہ منصور ہو گا۔
- 2- اگر امیر جماعت کو مجلس شوریٰ کی اکثریت کے فیصلے سے اختلاف ہو تو وہ اسے مجلس شوریٰ کے اجلاس مابعد تک کے لیے ملتوی کر سکے گا۔ لیکن اجلاس مابعد میں اکثریت سے جو فیصلہ ہو وہ آخری ہو گا۔

دفعہ---30 (مرکزی مجلس شوریٰ کے فرائض و اختیارات)

- 1- مرکزی مجلس شوریٰ کا بحثیت مجموعی اور اس کے ارکان کا فرد آفراد فرض ہو گا کہ:
 - (الف) وہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھیں گے۔
 - (ب) وہ امیر جماعت اور خود اپنے آپ پر ہمیشہ نگاہ رکھیں گے کہ وہ جماعت کے عقیدہ پر قائم، اس کے نسب العین سے وابستہ اور صحیح اسلامی طریق کار کے پابند ہیں۔
 - (ج) مجلس کے اجلاسوں میں پابندی کے ساتھ شریک ہوں۔
 - (د) ہر معاملہ میں اپنے علم اور ایمان و خمیر کے مطابق اپنی حقیقت رائے کا صاف صاف اظہار کریں۔
 - (ه) جماعت کے اندر مستقل پارٹیاں اور بلاک بنانے سے محترز رہیں اور اگر مجلس شوریٰ یا جماعت میں کوئی شخص اس کی کوشش کرتا نظر آئے تو اس کی ہمت افزائی کرنے یا اس سے تغافل برتنے کے بجائے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔
 - (و) جماعت اور اس کے کام میں جہاں کوئی خرابی محسوس ہو، اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔
- 2- مرکزی مجلس شوریٰ کے اختیارات یہ ہوں گے
 - (الف) جماعت کی پالیسی کی تشکیل۔
 - (ب) امیر جماعت کی معزولی بشرطیکہ مجلس کے کل منتخب ارکان کی دو تہائی اکثریت سے ان کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور ہو جائے۔
 - (ج) دستور جماعت کی تعمیر و ترمیم اور جماعت کے نظام میں رد و بدل کا اختیار۔
 - (د) قیم جماعت کے تقریراً اور اس کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد کا اختیار۔ (دفعہ 35)
 - (ه) مرکزی بیت المال کی جانچ پڑھاتاں کے لیے آذیز کا تقرر اور اس کی روپورث پر بحث اور ضروری کارروائی۔ (دفعہ 96)
 - (و) جماعت کا مرکزی بجٹ پاس کرنا۔ (دفعہ 24)
 - (ز) امیر جماعت اور اس کے ماتحت مرکزی شعبوں کے ناظمین کے آزاد مجاہے اور ان کے کاموں پر تنقید اور بحث کا اختیار۔

- (ج) مرکزی اور صوبائی پارلیمانی بورڈ اور ان کے حدود کا مقرر کرنا۔
- (ط) جماعت کے مختلف کاموں اور شعبوں کے سلسلے میں حسب ضرورت بورڈ اور کمیٹیاں اور کمیشن اور ان کے حدود کا مقرر کرنا۔
- (ی) جماعت کے ارکان کا اجتماعِ عام طلب کرنا اور اگر ضرورت ہو تو اجتماعِ عام میں شرکت کے لیے عام ارکان کے بجائے ارکان کے مندوبین طلب کرنا۔ (دفعہ 16)
- (ک) جماعت کے نصبِ العین، مقاصد اور پروگرام سے متعلق جو مسائل اندرون یا بیرون ملک پیدا ہوں، ان کے بارے میں قراردادوں یادوں سے مناسب طریقوں سے اظہارِ خیال اور مناسب اقدامات کرنا۔
- (ل) اجتماعِ عام اور مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کارروائی کے قواعد و ضوابط مرتب اور منظور کرنا۔
- (م) جماعت کے نصبِ العین کے حصول کے لیے اس کے دستور کے مطابق تمام ضروری اقدامات کرنا۔ اپنے اختیارات یا ان میں سے بعض کو ان قیود کے ساتھ جو وہ عائد کرنا چاہے مجلس عاملہ یا اپنے ارکان پر مشتمل کسی کمیٹی یا بورڈ یا امیر یا قائم جماعت یا کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو تفویض کرنا۔

دفعہ 31 (مرکزی مجلس شوریٰ کی معزولی)

اگر مجلس شوریٰ کی قرارداد عدم اعتماد سے معزول شدہ امیر جماعت نے انتخاب میں دوبارہ امیر جماعت منتخب ہو جائے تو یہ جماعت کی طرف سے مجلس شوریٰ پر عدم اعتماد کے ہم ممکن ہو گا اور منتخب امیر کے امارت کا حلف اٹھا کر امارت کا چارج لینے کے روز سے مجلس شوریٰ معزول ہو جائے گی۔ منتخب امیر نئی مجلس شوریٰ کے انتخاب کا انتظام کرے گا اور اس دوران میں امراء نے صوبہ پر مشتمل عارضی مجلس عاملہ کی مدد اور مشورے سے کام کرے گا۔

دفعہ 32 (صلی جماعتوں کے امراء کی مجلس)

اگر کسی وقت مجلس شوریٰ کے اجلاس کے مقرر نصاہِ حاضری کی حد تک بھی ارکان شوریٰ اپنے فرائض انجام دینے کے قابل موجود نہ رہیں تو ملک میں تمام صلی جماعتوں کے امراء کی ایک مجلس شوریٰ قائم مقام قرار پائے گی اور اسے یہ اختیار حاصل ہو گا کہ چاہے تو خود مجلس شوریٰ کی حیثیت سے کام کرے یا دستور کے مطابق نئی مجلس شوریٰ کی تشكیل کا انتظام کرے یا دستور کی روحرقرار کھتے ہوئے سربراہ جماعت کی مدد اور مشورے کے لیے کوئی اور مناسب اور ممکن العمل صورت تجویز کرے۔

دفعہ۔۔۔ 33 (صلی جماعتوں کے امراء کی مجلس کو طلب کرنے کا ضابطہ)

امیر جماعت کا منصب خالی ہو جانے کی صورت مجلس شوریٰ کا اجلاس، یادفعہ 32 کی رو سے ضلعی امراء کی مجلس کا اجلاس بلانے کا اختیار علی الترتیب قیم جماعت، مرکزی شعبہ تنظیم، مرکزی مجلس شوریٰ کے ہر موجود رکن اور ہر ضلعی جماعت کے امیر کو حاصل ہو گا۔
(نوٹ مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ اپریل 1987ء میں دفعہ 31 حلقة کی وجہ سے اور دفعات 33,32 میں مقامی کے بجائے ضلعی کے الفاظ درج کرنے کی ترمیم منظور ہوئی)

دفعہ۔۔۔ 34 (تقریر، حیثیت اور اختیار)

- 1۔ جماعت اسلامی پاکستان کی ایک مجلس عاملہ ہو گی جو پندرہ ارکان پر مشتمل ہو گی جن کا انتخاب امیر جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے کرے گا۔ امیر جماعت اس کا صدر ہو گا، قیم جماعت بر بنائے عہدہ اس کا رکن اور معتمد ہو گا اور نائب امراء (اگر کوئی ہوں) بر بنائے عہدہ اس کے رکن ہوں گے۔
- 2۔ کوئی شخص جس کی مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت ختم ہو جائے مجلس عاملہ کا رکن نہیں رہ سکے گا۔
- 3۔ مجلس عاملہ کا اجلاس امیر جماعت جب اور جتنی مرتبہ چاہے طلب کر سکتا ہے۔
- 4۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کے لیے حاضری کا نصاب سات ہو گا جن میں کم از کم چار غیر عہدہ دار ارکان شامل ہوں گے۔
- 5۔ مجلس شوریٰ کے ہر نئے انتخاب کے بعد مجلس عاملہ از سر نومرتب کی جائے گی۔
- 6۔ ایسے تمام حالات میں جب کہ مجلس شوریٰ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو، یا طلب کرنا مشکل ہو، مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ کے جملہ اختیارات (باشنا ترمیم دستور و عزل امیر) استعمال کر سکے گی۔
- 5۔ قیم جماعت

دفعہ۔۔۔ 34 (مجلس عاملہ۔۔۔ تقریر، حیثیت اور اختیار)

- 1۔ جماعت اسلامی پاکستان کی ایک مجلس عاملہ ہو گی جو پندرہ ارکان پر مشتمل ہو گی جن کا انتخاب امیر جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے کرے گا۔ امیر جماعت اس کا صدر ہو گا، قیم جماعت بر بنائے عہدہ اس کا رکن اور معتمد ہو گا اور نائب امراء (اگر کوئی ہوں) بر بنائے عہدہ اس کے رکن ہوں گے۔
- 2۔ کوئی شخص جس کی مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت ختم ہو جائے مجلس عاملہ کا رکن نہیں رہ سکے گا۔

- 3۔ مجلس عاملہ کا اجلاس امیر جماعت جب اور جتنی مرتبہ چاہے طلب کر سکتا ہے۔
- 4۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کے لیے حاضری کا نصاب سات ہو گا جن میں کم از کم چار غیر عہدہ دار ارکان شامل ہوں گے۔
- 5۔ مجلس شوریٰ کے ہر نئے انتخاب کے بعد مجلس عاملہ از سر نومرتب کی جائے گی۔
- 6۔ ایسے تمام حالات میں جب کہ مجلس شوریٰ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو، یا طلب کرنا مشکل ہو، مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ کے جملہ اختیارات (باستثناء ترمیم دستور و عزل امیر) استعمال کر سکے گی۔
- 5۔ قیم جماعت

دفعہ 35....[قیم جماعت] تقرر، بر طرفی اور فرائض

5۔ قیم جماعت

- 1۔ جماعت اسلامی پاکستان کا ایک قیم ہو گا جسے امیر جماعت مجلس شوریٰ کے مشورے سے منتخب کرے گا۔
- 2۔ قیم جماعت اسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا جب تک کہ امیر جماعت اس کے کام سے مطمئن رہے، مگر اس کی بر طرفی مجلس شوریٰ یا مجلس عاملہ کے مشورے سے ہو گی۔
- 3۔ مجلس شوریٰ قیم جماعت کو عدم اعتماد کی قرارداد کے ذریعے معزول کر سکے گی، بشرطیکہ امیر جماعت کے اس سے متفق نہ ہونے کی صورت میں قرارداد کے حق میں ووٹ دینے والے ارکان شوریٰ کی تعداد مجلس کے کل ارکان کی تعداد کے نصف سے کم نہ ہو۔
- 4۔ قیم جماعت جملہ معاملات میں امیر جماعت کا مدد گار اور اس کا نمائندہ ہو گا، وہ تمام فرائض انجام دے گا اور اختیارات استعمال کرے گا جو امیر جماعت اس کے سپرد کرے اور اپنے کام کے لیے امیر جماعت کے سامنے جوابدہ ہو گا۔
- 5۔ قیم جماعت اپنے عہدے کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر جماعت کے رو برو حلف اٹھائے گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر 3 میں درج ہے۔

دفعہ 36---نائب قیم

- 1- امیر جماعت کو اختیار ہو گا کہ وہ ایک یا اس سے زیادہ نائب قیم مقرر کرے اور ان پر قیم کے فرائض اور اختیارات میں سے جس قدر چاہے تقسیم کرے۔
- 2- قیم جماعت کی غیر موجودگی میں جس نائب قیم کو امیر جماعت قائم مقام قیم مقرر کرے اس کی حیثیت وہی ہو گی جو اس دستور میں قیم جماعت کو دی گئی ہے۔

دفعہ 37....[مرکزی شعبوں کے ناظمین] تقرر، بر طرفی اور فرائض واختیارات

- 1- ہر مرکزی شعبہ بالعموم ایک الگ ناظم کے ماتحت ہو گا جس کا تقرر امیر جماعت اپنی صوابدیدے کرے گا۔
- 2- ایک ناظم شعبہ اسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا، جب تک امیر جماعت اس کے کام سے مطمئن رہے۔
- 3- ناظمین شعبہ جات کے فرائض واختیارات کا تعین امیر جماعت کرے گا۔

دفعہ 38---1- صوبائی نظم، حدود اور نظام

حصہ چہارم

1- حدود اور نظام

- پاکستان کو جماعت کی تنظیمی ضروریات کے لیے تنظیمی صوبوں میں تقسیم کیا جاسکے گا۔
- صوبے کا نظام امیر صوبہ، صوبہ کی مجلس شوریٰ اور قیم صوبہ پر مشتمل ہو گا۔ الایہ کہ حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔
- صوبے کے ارکان جماعت پر نظم صوبہ کی اطاعت لازم ہو گی۔ 3-

دفعہ 39۔۔۔2۔۔۔امیر صوبہ

صوبے کے نظم کا ذمہ دار ایک امیر ہو گا جو امیر صوبہ کھلانے گا۔ اس کی حیثیت اپنے صوبہ میں امیر جماعت کے نمائندے کی ہو گی اور وہ امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

دفعہ 40۔۔۔عزل و نصب

1۔ امیر صوبہ کا عزل و نصب امیر جماعت کے اختیار میں ہو گا اور وہ اس میں جماعتی مصالح کے ساتھ ارکانِ صوبہ کی رائے کو زیادہ سے زیادہ ملحوظ رکھے گا۔

2۔ امیر صوبہ کا تقرر 3 سال کے لیے ہو گا۔

دفعہ 41۔۔۔Half

امیر صوبہ اپنے منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر جماعت یا اس کے مقرر کردہ شخص یا اشخاص کے رو برو حلف امارت اٹھانے گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ا میں درج ہے۔

دفعہ 42۔۔۔امیر صوبہ کے فرائض و اختیارات

امیر صوبہ کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:

1۔ جماعت کی دعوت، نصب العین، پالیسیوں اور پروگرام کی اپنے صوبے میں اشاعت اور ان کو عملی جامد پہنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنا۔

2۔ صوبے میں مرکزی احکام کی تعمیل اور مرکزی واجبات کی بروقت ادائیگی کا انتظام کرنا۔

3۔ صوبے کے حالات اور صوبائی جماعت کے کام سے مرکز کو باخبر رکھنا۔

4۔ صوبے میں ماتحت جماعتوں، شعبوں اور اداروں اور ان کے عملہ اور کارکنوں کی گلگرانی اور رہنمائی اور محاسبہ کرنا۔

5۔ صوبے میں جماعت کے نصب العین اور مقاصد سے تعلق رکھنے والے یا ان پر اثر آنداز ہونے والے مسائل کا بروقت نوٹس لینا اور ان کے

بادے میں ضروری اقدام کرنا۔

6- مزید جو فرائض اور ذمہ داریاں مرکزی نظم کی طرف سے عائد کردی جائیں۔

دفعہ 43۔۔۔ امیر صوبہ کے اختیارات

امیر صوبہ کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے:

1- صوبے کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے قیم صوبہ کا تقرر اور اس کی بر طرفی۔

1 الف۔ صوبائی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے اپنی مجلس عاملہ نامزد کرنا۔

2- صوبے کے شعبوں میں عملہ کا تقرر اور بر طرفی۔

3- صوبے کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاس طلب کرنا۔

4- صوبے کی مجلس شوریٰ کے طریقہ بحث کے مطابق صوبے کے بیت المال میں تصرف اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں دستور کے مطابق مناسب اور ضروری اقدام کرنا۔

5- اپنے صوبے میں وہ اختیار استعمال کرنا جو امیر جماعت کو دفعہ 19(4-ب) میں حاصل ہے۔

6- مزید جو اختیارات امیر جماعت پر دکرے۔

دفعہ 44۔۔۔ [صوبائی مجلس شوریٰ] ترکیب اور میعاد

1- صوبے کی مجلس شوریٰ ارکان صوبہ کی براہ راست منتخب کرده ہو گی۔

2- صوبائی مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد امیر صوبہ مقرر کرے گا اور ہر انتخاب سے پہلے امیر صوبہ یا اس کا مقرر کردہ ناظم اس تعداد کو صوبے کے مناسب حلقہ ہائے انتخاب بنانے کا اعلان جماعت کی تعداد کے تناسب سے تقسیم کر دے گا۔

3- صوبائی مجلس شوریٰ کے ہر انتخاب سے کم از کم تین مہینے پہلے امیر صوبہ ایک ناظم انتخاب مقرر کرے گا اور انتخاب کرانے کے لیے اسے ضروری اختیارات تفویض کرے گا۔

4- ارکان مجلس کا انتخاب دو سال کے لیے ہو گا۔

5- امیر صوبہ اپنے صوبے کی مجلس کا صدر ہو گا اور قیم صوبہ بر بنائے عہدہ اس کا رکن اور معتمد ہو گا۔

دفعہ 45۔۔۔ افتتاحی اجلاس

صوبہ کی مجلس شوریٰ کا انتخاب کمکل ہو جانے کے بعد امیر دو مینے کے اندر اندر مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس بلائے گا جس میں تمام ارکان شوریٰ فرد آفرداً امیر صوبہ کے روبرو حلفِ رکنیت شوریٰ اٹھائیں گے جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہے۔ اس کے بعد امیر صوبہ انہیں ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے اور صوبے میں جماعت کے موجودۃ وقت حالات سے آگاہ کرے گا۔

دفعہ 46۔۔۔ امیر صوبہ اور اس کی مجلس شوریٰ کا باہمی تعلق

- 1۔ امیر صوبہ روزمرہ کے معاملات کے سواتھ اہم معاملات صوبہ کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا۔
- 2۔ امیر صوبہ اور اس کی مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہو جانے کی صورت میں امیر جماعت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دفعہ 47۔۔۔ اجلاس

صوبے کی مجلس شوریٰ کا معمولی اجلاس سال میں ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔

دفعہ 48۔۔۔

صوبے کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں ہر وقت بلا یا جاسکے گا۔

- (الف) امیر صوبہ اس کی ضرورت محسوس کرے۔
- (ب) صوبے کی مجلس شوریٰ کے کم از کم پوچھائی ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔
- (ج) امیر صوبہ کے موجودہ ہونے کی صورت میں صوبہ کا شعبہ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔
- (د) امیر جماعت اسے منعقد کرنے کا حکم دے۔

دفعہ 49۔۔ مجلس شوریٰ کے فرائض اور اختیارات

صوبے کی مجلس شوریٰ کے فرائض وہ ہوں گے جو رکنیتِ شوریٰ کے حلق (ضمیر نمبر 2) میں مذکور ہیں اور اس مجلس کے اختیارات حسب ذیل ہیں:

- 1۔ جماعت کے نصب العین اور مقاصد سے متعلق اور ان پر اثر انداز ہونے والے مسائل پر قرارداد یا بیان کی شکل میں اظہار رائے بشرطیکہ وہ مرکزی نظام کی عام یا خاص پالیسی کے خلاف نہ ہوں۔
- 2۔ اپنے صوبے اور ماتحت جماعتوں کے کام کا محاسبہ۔
- 3۔ صوبے کے بجٹ کی منظوری
- 4۔ امیر صوبہ پر اعتماد یا عدم اعتماد کی قرارداد منظور کرنا۔